حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اپنے خادم کو تنبیہ کرنا

کمپوزنگ: محمد ذکی الدین لیاقت (انڈیا)

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ یہ بڑے زاہد لوگوں میں تھے۔ مال نہ اپنے پاس جمع رکھتے تھے نہ یہ چاہتے تھے کہ کوئی دوسرا جمع کرے۔ مالدار لوگوں سے ہمیشہ لڑائی رہتی تھی۔ اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے رَبَذَہ میں رہنے لگے جو جنگل میں ایک معمولی سی آبادی تھی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس چند اونٹ تھے اور ایک ضعیف سا چرواہا تھا جو اُن کی خبر گیری کرتا تھا۔ اسی پر گذر تھا۔ ایک شخص قبیلہ بنوسُلیم کے آپ رضی اللہ عنہ خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ تمنا ظاہر کی کہ میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے فیوض سے استفادہ حاصل کروں۔ میں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا رہوں گا اور آپ کی برکات سے فائدہ بھی حاصل کروں گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا دوست وہ ہے جو میری اطاعت کرے، اگر تم بھی میری اطاعت کے لئے تیار ہو تو شوق سے رہو۔ کہنا نہ مانو تو تمہاری ضرورت نہیں۔ سُلیمی صاحب نے عرض کیا کس چیز میں آپ اپنی اطاعت چاہتے ہیں؟ فرمایا کہ جب میں اپنے مال میں سے کسی چیز کے خرچ کا حکم کروں تو عمدہ سے عمدہ مال خرچ کیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبول کیا اور رہنے لگا۔ اتفاق سے ایک دن اُن سے

کسی نے ذکر کیا کہ پانی پر کچھ لوگ رہتے ہیں جو ضرورت مند ہیں، کھانے کے محتاج ہیں۔ مجھ سے فرمایا ایک اونٹ لے آؤ۔ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت ہی عمدہ اونٹ ہے جو نہایت قیمتی نہایت کارآمد اور سواری میں مطیع۔ میں نے حسب وعدہ اس کو لے جانے کا ارادہ کیا۔ مگر مجھے خیال ہوا کہ غرباء کو کھلانا ہی تو ہے اور یہ اُونٹ بہت زیادہ کارآمد ہے۔ حضرت کی اور متعلقین کی ضرورت کا ہے، اس کو چھوڑ کر اس سے ذرا کم درجہ کی عمدہ اونٹنی کہ اس اونٹ کے علاوہ اور باقی سب سے بہتر تھی، لے کر حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا کہ تم نے خیانت کی۔ میں سمجھ گیا اور واپس آ کر وہی اونٹ لے گیا۔ پاس بیٹھنے والوں سے ارشاد فرمایا کہ دو آدمی ایسے ہیں جو اللہ کے واسطے ایک کام کریں؟ دو آدمی اُٹھے۔ انہوں نے اپنے کو پیش کیا۔ فرمایا کہ اس کو ذبح کرو اور ذبح کے بعد گوشت کاٹ کر جتنے گھر پانی پر آباد ہیں اُن کو شمار کر کے، ابوذر کا یعنی اپنا گھر بھی ایک عدد اُن میں شمار کرلو اور سب کو برابر تقسیم کر دو۔ میرے گھر بھی اتنا ہی جائے جتنا ان میں سے ہر گھر میں جائے۔ انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد مجھے بلایا اور فرمایا کہ تو نے میری وصیت عمدہ مال خرچ کرنے کی جان بوجھ کر چھوڑی یا بھول گیا تھا؟ اگر بھول گیا تھا تو معذور ہے۔ میں نے عرض کیا کہ بھولا تو نہیں تھا، میں نے اول اُسی اونٹ کو لیا تھا مگر مجھے خیال ہوا کہ یہ بہت کارآمد ہے، آپ کو اکثر اس کی ضرورت رہتی ہے محض اس وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔ فرمایا کہ محض میری ضرورت سے چھوڑا تھا؟ عرض کیا کہ محض آپ کی ضرورت سے چھوڑا تھا۔ فرمایا اپنی ضرورت کا دن بتاؤں؟ میری ضرورت کا دن وہ ہے جس دن میں قبر کے گڑھے میں اکیلا ڈال دیا جاؤں گا۔ وہ دن میری ضرورت اور احتیاج کا ہے۔ مال کے اندر تین

حصہ دار ہیں۔ایک تقدیر جو مال لے جانے میں کسی چیز کا انتظار نہیں کرتی۔اچھا بُرا ہر قسم کا مال لے جاتی ہے۔دوسرا وارث جو اس کے انتظار میں ہے کہ تُو مرے تو وہ لے لے اور تیسرا حصہ دار تُو خود ہے۔اگر ہوسکتا ہے ہو اور تیری طاقت میں ہو تو تینوں حصہ داروں میں سب سے زیادہ عاجز نہ بن۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (سورۂ آل عمران،آیت ۹۲)۔اس لئے جو مال مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس کو میں اپنے لئے آگے چلتا کروں تاکہ وہ میرے لئے جمع رہے۔ (دُرِ منثور)

فائدہ: ''تین حصہ داروں میں سب سے زیادہ عاجز نہ بن'' کا مطلب یہ ہے کہ جو ہوسکے اپنے لئے آخرت کا ذخیرہ جمع کرلے۔ایسا نہ ہو کہ مقدر غالب آجائے اور وہ مال تجھ سے ضائع ہوجائے یا تو مرجائے اور وہ دوسروں کے قبضہ میں آجائے کہ بعد میں کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔ آل اولاد بیوی بچے سب تھوڑے بہت دنوں رو کر چپ ہوجائیں گے۔ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مرنے والے کے لئے بھی کچھ صدقہ خیرات کردیں اور اس کو یاد رکھیں۔ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہے کہ آدمی کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال' حالانکہ اس کا مال صرف وہ ہے جو کھالیا اور ختم کردیا' پہن لیا اور پُرانا کردیا' یا اللہ کے راستہ میں خرچ کردیا اور اپنے لئے خزانہ میں جمع کردیا۔اس کے سوا جو کچھ ہے وہ دوسروں کا مال ہے،لوگوں کے لئے جمع کر رہا ہے۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں سے ایسا کون شخص ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے سے اچھا لگے؟ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کون ہوگا جس کو دوسرے کا مال اپنے سے زیادہ محبوب

ہو۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا مال صرف وہی ہے جو آگے بھیج دیا جائے اور جو چھوڑ دیا جائے وہ وارث کا مال ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]